120018 ـ رخصتی کے بعد خاوند نے طلاق دے دی لیکن عورت ابھی تك كنوارى ہے كيا اس كى عدت ہو گى ؟

سوال

ايك شخص كے ساتھ ايك برس تك عقد نكاح رہا اور سال بعد رخصتى ہوئى تو ميں اس شخص كے ساتھ ايك ہفتہ تك رہى، اس نے مجھے طلاق دے دى ليكن ميں ابھى تك كنوارى ہوں، مجھے علم ہوا كہ ميرى كوئى عدت نہيں، اور اب طلاق كو بھى پانچ برس ہو چكے ہيں ابھى تك ميرى شادى نہيں ہوئى، اب سنا ہے كہ مجھے عدت ضرور گزارنا ہو گى كيا يہ بات صحيح ہے، برائے مہربانى ميرے معاملہ كے بارہ ميں تفصيلى معلومات فراہم كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اہل علم اس پر متفق ہيں كہ عدت اسى صورت ميں ہو گى جب خاوند اپنى بيوى سے وطئي يعنى ہم بسترى اور مجامعت كرے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كرو اور انہيں چھونے (جماع كرنے) سے قبل ہى طلاق دے دو تو تمہارے ليے ان پر كوئى عدت نہيں جسے تم شمار كرو الاحزاب (49).

فقہاء كرام كا اتفاق ہے كہ اس آيت ميں چھونے سے مراد جماع ہے اور بطور كنايہ چھونا كہا گيا ہے.

اسى آيت كى بنا پر فقہاء اس پر بھى متفق ہيں كہ اگر كوئى شخص عقد نكاح كے بعد اس سے خلوت اور دخول كرنے سے قبل اسے طلاق دے دے تو بھى كوئى عدت نہيں ہوگى.

ابو بكر ابن العربى رحمہ اللہ " احكام القرآن " ميں رقمطراز ہيں:

" يہ آيت نص ہے كہ دخول سے قبل طلاق دى جائے تو كوئى عدت نہيں ہوگى، اور اسى آيت كى بنا پر امت كا اس پر اجماع ہے، اور اس پر بھى اجماع ہے كہ اگر خاوند نے بيوى سے جماع كر ليا تو اس پر عدت ہو گى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقہ سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہےالبقرۃ (229).

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت شمار کرو الطلاق (1). انتہی

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص بیوی سے خلوت کر کے طلاق دے تو جمہور فقہاء احناف مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اسے عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ خلوت دخول کے قائم مقام ٹھرتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ چھونے یعنی مباشرت کے بعد طلاق دینے سے عدت واجب ہوتی ہے؛ لیکن اگر کسی شخص نے خلوت تو كي لیکن اس سے ہم بستری نہیں کی اور طلاق دے دی تو امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے کہ اس پر عدت واجب ہوگی، اور خلفاء راشدین اور زید اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ بھی یہی مروی ہے، اور عروۃ علی بن حسین اور عطاء اور زہری اور ثوری اور اسحاق اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے، اور شافعیہ کا بھی ایك قدیم قول یہی ہے.

اس کی دلیل صحابہ کرام کا اجماع ہے؛ جسے امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند کے ساتھ زرارۃ بن اوفی سے روایت کیا ہے کہ:

" خلفاء راشدین کا یہ فیصلہ ہے کہ جس نے بھی پردہ گرا لیا، یا دروازہ بند کر لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت واجب ہو جائیگی "

اور اثرم نے احنف سے بھی درج ذیل روایت بیان کی ہے:

عن عمر و علی و عن سعید بن المسیب عن عمر و زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہم "

یہ فیصلے مشہور ہیں اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اس طرح یہ اجماع بن گیا، امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے خلاف روایت کو ضعیف قرار دیا ہے " انتہی بتصرف و اختصار

دیکھیں: المغنی (8 / 80).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ صحیح نکاح کی صورت میں صحیح خلوت ہو جائے تو طلاق کی صورت میں عدت واجب ہو گی....

اور مالکیہ کے ہاں صحیح خلوت کی حالت میں عدت واجب ہو جائیگی چاہے خاوند اور بیوی وطئي سے انکار بھی کرتے ہوں؛ کیونکہ عدت تو اللہ سبحانہ و تعالی کا حق ہے، اور یہ حق ان دونوں کے وطئ کے انکار سے ساقط نہیں ہوگا " انتہی مختصرا

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 273).

اس بنا پر آپ کا رخصتی کے بعد اپنے خاوند کے پاس دو ہفتے تك رہنا جمہور علماء کرام کے ہاں یقینی خلوت کا باعث ہے اور اس سے عدت واجب ہوگی، اور آپ نے عدت بسر نہ کر کے غلطی کا ارتکاب کیا ہے، اب عدت فوت ہو جانے کی بنا پر آپ کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" لیکن اگر عورت نے جہالت کی بنا پر عدت ترك کر دی یا عدت بسر ہی نہ کی تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئیگی، اور عدت کا عرصہ ختم ہونے پر عدت ختم ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشھری (77 / 21).

واللہ اعلم .